مولای صل وسلم دائماً ابداً   **درسِ حدیث**   علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

دواؤں میں تاثیرات اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں خود بخود نہیں۔ سٹھیا جانے سے پناہ بڑھاپے کا علاج نہیں ہے۔ علاج کے تین طریقے۔ طبیب کو بھی دُعا کرنی چاہیے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 59 سائیڈ A 1986 - 06 - 13)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ طب اَور علاج دواؤں سے اِس کے بارے میں جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا **مَااَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً** جو بیماری بھی اللہ نے اُتاری ہے اُس کی شفاء بھی اُتاری ہے تو کوئی بیماری ایسی ہے ہی نہیں کہ جس کا علاج نہ ہوسکتا ہو یہ الگ بات ہے کہ اُس علاج میں ابھی تک کامیابی نہ ہوئی ہو اُس علاج کا پتا نہ چلا ہو لوگوں کو، لیکن جو بیماری بھی ہے علاج اُس کا ضرور ہے۔ آگے چل کر کچھ دواؤں کا ذکر بھی آتا ہے کہ یہ ہر بیماری کا علاج ہیں سوائے موت کے۔

ایک حدیث شریف میں اِرشاد ہوتا ہے **لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ** ہر بیماری کی دَوا ہے **فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ نِ الدَّاءَ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰہِ**[1] جب دوا بیماری کو لگ جائے فِٹ بیٹھ جائے تو **بَرَءَ** مریض ٹھیک ہوجاتا ہے اللہ کے حکم سے، یہ عقیدے کی بات بھی بتلا دی کہ یہ نہ سمجھیں کہ دوا میں یہ تاثیر خود بخود ہے خود بخود تو آگ میں بھی نہیں ہے تاثیر جلانے کی اَور پانی میں بھی نہیں ہے بجھانے کی یہ تو اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جب یہ دوا اَور مرض دونوں کا جوڑ صحیح بیٹھ جائے تو **بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰہِ** وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۷

دوا کے استعمال کی ترغیب :

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے یہاں پر کہ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَنَتَدَاوٰی اے اللہ کے سچے رسول ﷺ کیا ہم علاج کریں دوا کرلیا کریں قَالَ نَعَمْ فرمایا کہ ہاں۔ پھر آپ نے خطابِ عام فرمایا یَاعِبَادَ اللّٰہِ تَدَاوَوْ اے اللہ کے بندو! دوا کیا کرو علاج کرلیا کرو فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ شِفَاءً کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری رکھی ہے اُس کی شفاء بھی رکھی ہے غَیْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ سوائے ایک بیماری کے وہ بیماری کیا ہے اَلْھَرَمْ [۱] بڑھاپا۔

بڑھاپا واپس نہیں جاتا :

بڑھاپا جب آجائے تو پھر یہ ہٹ کر جوانی کی طرف لوٹ جائے بچپن کی طرف لوٹ جائے یہ نہیں ہوتا۔ قرآنِ پاک میں ہے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک کمزوری کی حالت سے وجود میں لائے ہیں ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً پھر ضعف کے بعد طاقت رکھ دی رفتہ رفتہ رفتہ رفتہ آج کچھ کل کچھ چند مہینے بعد کچھ پھر اور پھر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے جوانی آجاتی ہے فَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَاسْتَوٰی اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا جب حضرتِ یوسف علیہ السلام جوان ہوگئے اور اِسْتَوٰی یعنی خوب اچھی طرح سے تمام طاقتوں کی کیفیت اعتدال پر آگئی شباب پر آگئی اور اُن کی مزاج میں بھی طبعی طور پر حالت درُست ہوگئی اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ہم نے اُن کو حکومت دے دی علم بھی دے دیا تو ایک یہ کیفیت ہوئی۔ پھر طاقت رکھ دی اللہ نے پہلوانی کرنی چاہے کرسکتا ہے بھاگنا چاہے بھاگ سکتا ہے بے آرام رہنا چاہے رہ سکتا ہے بہت تھکے گا بیٹھے بیٹھے اُونگھ لے گا کچھ ہوجائے گا کوئی اثر نہیں پڑے گا اُس کو، سردی برداشت کرلے گا گرمی برداشت کرلے گا تمام چیزوں کی برداشت کرسکتا ہے لیکن ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ یہ طاقت اور مستی کے بعد ضُعْفًا کمزوری رَکھ دی اور کمزوری آنی شروع ہوجاتی ہے اُسے کوئی نہیں روک سکتا وہ آنی ہی آنی ہے وہ رفتہ رفتہ رفتہ بڑھتی چلی جاتی ہے ضُعْفًا وَّ شَیْبَۃً [۲] کمزوری اور پھر بڑھاپا۔

توانائیوں کا پروان چڑھنا اور پھر زائل ہوجانا قدرتی عمل ہے :

تو یہ تو قدرت کی طرف سے ایسے طے شدہ ہے اِنسان کے لیے اور مخلوقات کے لیے کہ اِسی طرح

---

[۱] مشکوۃ شریف ص ۳۸۸ [۲] سورہ رُوم آیت ۵۴

سے تازگی آتی ہے نیا پن آتا ہے پھر رفتہ رفتہ وہ ختم ہو جاتی ہے تمام چیزوں میں مشینوں میں بھی یہی ہے گاڑی آج نئی آئی ہے پھر وہ ایک ہزار میل تک احتیاط سے چلائی جائے گی پھر وہ چالو ہو جائے گی صحیح طرح سے چلتی رہے گی پھر چاہے اُسے ایک جگہ کھڑی رکھیں لیکن اللہ کا حکم جو (گردش) زمانے کے ذریعے پورا ہوتا ہے وہ ہوگا اُس کے اَجزاء جو ہیں وہ پرانے ہوتے چلے ہی جائیں گے چاہے اُسے چلاؤ چاہے نہ چلاؤ کہیں کی کوئی چیز اُس کی پرانی ہو کر کمزور ہو جائے گی کہیں کی کوئی چیز پرانی ہو کر کمزور ہو جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نظام ایک رکھا ہے وہ نظام کُلّی ہے۔

نبی علیہ السلام کی دُعا ..... شباب تا حیات :

ایک صحابی کے بارے میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کو دُعاء دے دی کہ **اَللّٰھُمَّ مَتِّعْهُ بِشَبَابِهٖ** اللہ تعالیٰ تو شباب سے اِسے متمتع فرما یعنی یہ فائدہ اُٹھاتا رہے شباب کا۔ اور یہ دعا کی قبولیت اللہ کی طرف سے بطورِ معجزہ ہوئی۔ پھر نوے سال سے بھی زیادہ عمر اُن کی ہوگئی اور جوانی جیسی حالت اُن کی رہی۔

سٹھیا جانے سے پناہ :

یہ **هَرَمْ** جو ہے بالکل بڑھاپا اَور ضعف اِس سے پناہ مانگی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہ ہو اِس حالت سے بچائے کہ بالکل ضعیف اَور ناتواں ہو جاتے ہیں ہاتھ حرکت نہیں کرتے خود کروٹ نہیں لے سکتے لیکن حواس ٹھیک رہتے ہیں اُن کے اَور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ایسا نہیں رہتا بلکہ حالت خراب ہو جاتی ہے وہ جو حالت خراب ہوتی ہے اُس سے پناہ مانگی ہے کہ دماغ کی یہ حالت کہ جس میں اِنسان کو کچھ تمیز ہی نہ رہے اُس سے اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے تو **اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ** اور **اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ** کہ میں عمر کے بدترین حصہ کی طرف لوٹایا جاؤں اِس سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ دُعا نماز میں بھی پڑھی جا سکتی ہے التحیات کے بعد سے لے کر سلام پھیرنے تک جو دُعاء کسی کو پسند ہو عزیز ہو ضرورت ہو وہ دُعا کر سکتا ہے۔

اَور ایک دُعا یہ بھی آئی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میں تجھ سے وہ تمام چیزیں مانگتا ہوں جو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے مانگیں اَور اُن تمام چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ چاہی ہو یہ جامع دُعاء ہے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور یہ بھی بڑھایا جاسکتا ہے اِس میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْزُقْنَا وہ چیزیں ہمیں عطاء بھی فرما وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعِذْنَا یا فَاَعِذْنِیْ اُن سے مجھے پناہ میں رکھ۔تو عطاء فرما اَور پناہ میں رکھ یہ بھی بڑھایا جاسکتا ہے اَور مطلب بھی یہی ہے میں پناہ چاہ رہا ہوں اَور میں پناہ مانگ رہا ہوں یہ مختصر سی دُعاء ہے۔

قرآنِ پاک میں آیا ہے ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا قرآنِ پاک میں دُوسری کئی جگہ آیا ہے كَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا جاننے کے بعد ایسے ہوجائے جیسے کچھ بھی نہیں جانتا۔یہ کیا چیز ہے کس طرح ہے کیا بات ہے کچھ پتہ نہیں۔یہ نہ ہونے پائے اِس سے پناہ مانگی ہے۔ قرآنِ پاک میں اَرْذَلِ عُمُرْ اِسے ہی کہا گیا ہے ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا یہ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا یہ قرآنِ پاک میں ایک ہی جگہ صرف آیا ہے''مِنْ بَعْدِ'' تو آیا ہے''بَعْدَ عِلْمٍ'' جو ہے وہ بس چودھویں پارے میں ہے باقی کسی جگہ نہیں ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دَوائیں کرو اَور فرمایا کہ دَوا میں اللہ نے تاثیر رکھی ہے اَور جو بیماری اُتاری ہے تو بیماری مصیبت ہے مصیبت کا حل اللہ نے رکھا ہے وہ ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تو یہ'' عُسر'' ہے تنگی ہے پریشانی ہے اِس کا حل؟ اِس کا حل بھی اللہ نے بتایا ہے ہاں کبھی سمجھ میں آتا ہے کبھی سمجھ میں نہیں آتا کبھی اُس کے علاج تک دُنیا کے اَطباء عام طور پر نہیں پہنچ پاتے اَور کبھی اُس کے علاج تک رفتہ رفتہ رفتہ پہنچ جاتے ہیں اَور کوئی کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اُس کے علاج سے واقف ہو کیونکہ اللہ کا قاعدہ جو ہے وہ تو قائم رہنا ہے وہ تو ظہور میں آنا ہے ضرور۔

طبعی میلان یا نسخہ خواب میں :

بہت سے نسخے ایسے ہیں جو خواب میں اللہ تعالیٰ بتادیتے ہیں۔یہاں ہمارے ایک دوست ہیں حکیم اُن کے لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ ایسے فلاں بیماری کے علاج کے لیے یہ دَوا رکھ لو اَور ہسپتال کھول لو تو بہت سے نُسخے ایسے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو بالکل اتفاقی طور پر آجاتے ہیں اَور بہت سے ایسے ہیں کہ

جن میں طبیعت مجبور کرتی ہے کہ یہ کرو اور وہ کرلیتا ہے۔ ہمارے ایک خالو تھے طیّب حسن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ وہ کہتے ہیں کہ میرے پیٹ میں دَرد تھا اور طبیعت بڑی پریشان ٹھیک ہی نہیں ہوتا تھا کسی بھی طرح میں چلا اسٹیشن پر پہنچا تو اسٹیشن پر وہ بیچتے ہیں چنے اُس میں چنوں کی بھنی ہوئی دال بھی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میری طبیعت بیتاب ہوگئی کہ میں یہ کھاؤں چنے اَب پیٹ میں دَرد پہلے سے ہو تکلیف پہلے سے ہو اَور دل چنوں کو چاہے تو یہ تو دل کو سمجھانا پڑے گا کہ بھئی کیا ہوا ہوش کر۔ لیکن وہ کہتے ہیں میں مضطر ہوگیا جیسے بیتاب ہو پھر میں نے لیکر کھا ہی لیے کہ جہاں اِتنا دَرد ہے اَور ہوتا رہے وہ کہتے ہیں میں نے وہ کھائے اَور دَرد ٹھیک ہوگیا۔

تو معلوم ہوا کہ کسی قسم کے دَرد کا علاج چنے بھی ہیں اَطباء سے پوچھیں تو وہ بھی جانتے ہوں گے تجویز بھی کرتے ہوں گے وہ (فاسد) رطوبتیں ہوں گی چنے خشک ہوتے ہیں اور رطوبتیں اُنہوں نے جذب کرلیں اَور وہ ٹھیک ہوگیا عقلاً سمجھ میں آتی ہے بات۔ تو اللہ تعالیٰ نے راستے رکھے ہیں اِنسان کے واسطے طبیعت کا مجبور کردینا یہ بھی ایک راستہ ہے بالکل اتفاقی طور پر کوئی چیز پیش آجائے یہ بھی ایک راستہ ہے کہ اِتفاقیہ ایسا ہوا اَور دوائیں پھر ایجاد ہوگئیں۔ وہ کسی ''جزامی'' نے پانی پی لیا اَور ٹھیک ہوگیا معلوم ہوا اُس میں سانپ مَرا ہوا تھا تو معلوم ہوا کوئی چیز ایسی ہے اِس میں کوئی حصہ کہ جو اِنسان کے خون کی خرابی کو دُور کردیتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں یہ آتا ہے کہ میری اُمت میں سے اِتنے اِتنے بہت بڑی تعداد بتلائی کہیں ستّر ہزار ہے اَور کہیں بہت زیادہ ہے اِس سے تعداد، وہ جنت میں بِلا حساب جائیں گے وہ کون ہیں دریافت کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے علامت بتائی کہ وہ وہ ہیں کہ جو لَا یَتَطَیَّرُوْنَ بدفالیاں نہیں لیتے لَا یَسْتَرْقُوْنَ جھاڑ پھونک نہیں کراتے یعنی ناجائز جھاڑ پھونک جو جادو کی قسمیں بن جاتی ہوں البتہ سورہ فاتحہ وغیرہ سے تو کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بھی اپنے اُوپر سورہ فلق وغیرہ دم فرماتے رہے ہیں اَور وفات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پڑھ کر دَم کردیتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر اَور وہ ہاتھ پکڑ کر پھیردیتی تھیں رَجَاءَ بَرَکَتِھَا [1] کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک کی بھی تو ایک برکت ہے تو دَم اُنہوں نے کردیا اَور دستِ مبارک رسول اللہ ﷺ ہی کا لے کر پھیر دیا جس وقت طبیعت بہت ناساز تھی بخار بہت تھا بہت تکلیف تھی کھانسی بھی اُٹھتی تھی۔ آتا ہے اَخَذَتْہُ بُحَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ سخت کھانسی تھی آپ کو تو

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۷۵۰

اُس میں آپ نے یہ کلمات فرمائے کھانستے کھانستے وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اللہ پر اُن کو توکل ہو بس ایسے لوگ جو ہیں یہ وہ ہیں جو جنت میں بلا حساب جائیں گے۔

تو آقائے نامدار ﷺ کے اِس اِرشاد کی وجہ سے طبیعتوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ علاج بھی کرائیں یا نہ کرائیں مگر علاج کو منع نہیں فرمایا، فرمایا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْ اے اللہ کے بندو علاج کرو دَوا کیا کرو۔ اے اللہ کے بندو کے اَندر تو سارے آگئے مسلمان بھی غیر مسلم بھی اَور جو بھی مخلوقات ہیں سب آگئیں تو یہ کرلو۔ اَور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رکھی ہے تاثیر دَوا میں وہ پہنچے گی اُس سے فائدہ ہوگا اگر اللہ کا اِرادہ ہوا۔

طبیب کو بھی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے :

اَور طریقہ یہ بھی ہے کہ خدا سے رجوع کرے حکیم بھی، تو بھی علاج مل جاتا ہے۔ ہمارے یہ حکیم صاحب ہیں حکیم جگرانوی صاحب [1] وہ بتاتے ہیں کہ والد صاحب کے پاس ایک شخص آیا اَور اُس کو بیماری تھی سوزاک کی اور ٹھیک ہی نہیں ہوتی تھی کسی بھی طرح، اُنہوں نے جو کچھ نسخے تھے اُن کے پاس استعمال کر ڈالے نہیں فائدہ ہوا سوچتے رہے سوچتے سوچتے اُن کی سمجھ میں ایک دوا آئی کہ اِس آدمی نے یہ گناہ کیا ہے اِس گناہ کی سزا میں اِسے یہ مرض ملا ہے اَور اِس مرض کی وجہ سے اِس گناہ کی وجہ سے اِس کے مطابق یہ دَوا (صحیح) بیٹھ سکتی ہے وہ دوا ہے ہی نہیں دواؤں میں شمار ہی نہیں ہے اُس کا، وہ اُنہوں نے دوا استعمال کرائی اَور اُسے فائدہ ہوا گھر میں ذکر کیا اپنی اَولاد سے کہ ایسے ہے ایسے ہے اَور نیت جو رکھو وہ یہ رکھو کہ اللہ شفا دے۔

تین طریقوں سے آپ ﷺ نے علاج کو مفید فرمایا :

اور پسند آپ کی یہ تھی کہ اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ تین چیزوں میں بہت فائدہ ہے ایک شَرْطَةُ مِحْجَمٍ سینگی لگوانی خون نکلواتے رہنا ایک تو اِس میں بہت شفا ہے اَور شَرْبَةُ عَسَلٍ شہد پیتے رہنے میں اَور تیسری چیز فرمائی كَيَّةٌ مِّنْ نَّارٍ آگ سے دغوانا۔ اَب آگ سے داغتے ہوں گے اگر بخار کسی کو ہے تو کس جگہ داغا جائے؟ یہ تو وہی آدمی جو اُس زمانے کے لوگ تھے یا اَب چین میں شاید اِس طرح کا علاج ہو وہ جانتے ہوں کہ فلاں جگہ سے خون نکالا جائے تو فلاں مرض ٹھیک ہوجائے گا اَور زخموں کو داغنا یہ تو آج رواج ہے اِس کا، نکسیر نہیں بند ہوتا تو پھر اُس کو ٹانکا لگاتے ہیں داغتے ہیں کسی طرح سے اَور بیماری سے اُن خاص حصوں کو داغنا

---

[1] حکیم شریف صاحب جگرانوی مرحوم

کہ جن سے وہ بیماری جاتی رہے یہ علاج عرب میں ہے اَب بھی موجود ہے وہاں کے جو اَعرابی ہیں دیہاتی علاقے کے قبائلی لوگ وہ کرتے ہیں اِس کا علاج فالج وغیرہ کا کرتے ہیں اَور بہت کامیاب ہوتا ہے مگر اُس میں پانی کے استعمال نہ کرنے کی شرط ہے۔

داغنے کو ترجیح نہ دی جائے :

لیکن فرمایا اَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ [1] میں اپنی اُمت کو یہ آگ کے ذریعے سے داغ کر جو علاج کیا جاتا ہے اِس سے منع کرتا ہوں کہ یہ طریقہ وہ نہ استعمال کیا کریں یعنی یہی دو چیزیں پھر فائدہ دے سکتی ہیں خون نکلوا دینا اَور شہد پیتے رہنا اِس سے بھی فائدہ ہوسکتا ہے اَور دواؤں کا بھی اِرشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتباعِ سُنّت کی توفیق دے، آمین۔ اِختتامی دُعاء............

---

[1] بخاری شریف ج۲ ص۸۴۸۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۷